جسے پیشاب کے بعد کچھ دیر قطرے آتے ہوں، اس کا امامت کروانا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12110

تاریخ اجراء: 16 رمضان المبارک 1443ھ/18 اپریل 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید میں امامت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، مگر اسے پیشاب کے بعد کچھ دیر کے لیے ایک دو قطرے آتے ہیں اس کے بعد اسے قطرے نہیں آتے۔ تو کیا اس صورت میں زید شرعی معذور ہوگا؟ کیا وہ لوگوں کی امامت کرواسکتا ہے؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

سائل: علی رضا(via، میل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اولاً تو یہ یاد رہے کہ امامت کی شرائط میں سے ایک بنیادی شرط امام کا شرعی معذور نہ ہونا بھی ہے، لہذا شرعی معذور تندرست لوگوں کی امامت نہیں کرواسکتا۔ البتہ شرعی معذور ہونا اس وقت ثابت ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو وضو توڑ دینے والا کوئی مرض اس طرح لاحق ہو جائے کہ حقیقی طور پر یا پھر حکمی طور پر ایک نماز کا پورا وقت اس طرح گزر جائے کہ اسے وضو کرکے فرض نماز کی ادائیگی کا موقع بھی نہ مل سکے، اس کی مکمل تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے۔

اس تمہید سے یہ بات واضح ہوئی کہ **صورتِ مسئولہ میں ایک دو قطرے آنے کے بعد دوبارہ قطرے نہ آنے کی صورت میں زید شرعی معذور نہیں، لہذا صورتِ مسئولہ میں دوبارہ قطرے آنے سے بلاشبہ زید کا وضو ٹوٹ جائے گا** نیز جس جگہ یہ نجس قطرے لگیں گے وہ جگہ بھی ناپاک ہوگی، اس صورت میں ناپاک جگہ کو پاک کرکے نئے سرے **سے وضو کرکے زید لوگوں کی امامت کرواسکتا ہے**، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔

عذرِ شرعی کب ثابت ہوتا ہے؟ اس حوالے سے فتاوی عالمگیری میں مذکور ہے: ”شرط ثبوت العذر ابتداء أن یستوعب استمرارہ وقت الصلاۃ کاملا وھو الأظھر کالانقطاع لا یثبت مالم یستوعب الوقت کلہ“ یعنی پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت میں وہ عذر باقی رہے اور یہی

بات زیادہ ظاہر ہے، جیسا کہ عذر کا منقطع ہونا بھی اسی وقت ثابت ہوتا ہے جب نماز کے ایک پورے وقت میں وہ عذر منقطع رہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج01، ص41-40، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے۔“ (بہارِ شریعت، ج01، ص385، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

قطرے آنا بند ہو جائیں تو شرعی معذور نہیں، ایسا شخص ہر حدث کے بعد وضو کر کے ہر ایک کی امامت کروا سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”الحمدللہ وحدہ **اذا کان احتشاؤہ یردمابہ کماوصف فی السؤال فقد خرج عن حد العذر والتحق بالاصحاء** یتوضأ لکل حدث ویغسل کل نجس **ویؤم کل نفس** ولا یعذر فی ترک الاحتشاء بل ھو فریضۃ علیہ کفریضۃ الصلاۃ۔ یعنی: تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو یکتا ہے۔ **اگر رُوئی رکھنے سے اس کے قطرے ٹپکنے بند ہو جاتے ہیں جیسا کہ سوال میں بیان کیا تو وہ معذور کی حد سے نکل گیا اور صحیح افراد کے ساتھ شامل ہو گیا۔** ہر حدث (اصغر) کے بعد وضو کرے گا اور جہاں نجاست لگی ہو اسے دھوئے گا اور **ہر ایک کی امامت کرا سکتا ہے** اس سے رُوئی نہ رکھنے کا عذر قبول نہ ہوگا بلکہ نماز کی طرح روئی رکھنا بھی اس پر ضروری ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج04، ص368، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم